وہ جن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-9

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

وہ جن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ
آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (2) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (3)
أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

سچے مومن تو وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہیں

جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ مال و دولت ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

یہی سچے مومن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے ہاں درجات ہیں، بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے

[الانفال:4-2]

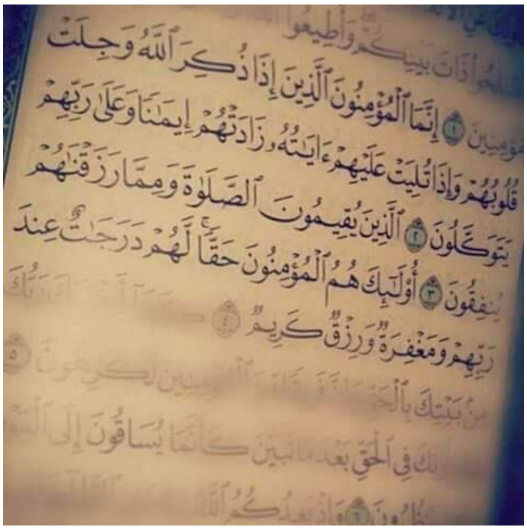

مومن تو	بے شک
الْمُؤْمِنُونَ	إِنَّمَا

وہ ہیں
الَّذِينَ

اللہ کا	ذکر کیا جاتا ہے	جب
اللَّهُ	ذُكِرَ	إِذَا

دل ان کے	ڈر جاتے ہیں
قُلُوبُهُمْ	وَجِلَتْ

آیات اس کی	ان پر	پڑھی جاتی ہیں	اور جب
آيَاتُهُ	عَلَيْهِمْ	تُلِيَتْ	وَإِذَا

ایمان میں	وہ زیادہ کر دیتی ہیں انہیں
إِيمَانًا	زَادَتْهُمْ

وہ توکل کرتے ہیں	اور اپنے رب پر ہی
يَتَوَكَّلُونَ ②	وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

الَّذِيْنَ
وہ جو

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ
قائم کرتے ہیں	نماز

وَمِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ
اور اس میں سے جو	رزق دیا ہم نے انہیں

يُنْفِقُوْنَ ③
وہ خرچ کرتے ہیں

أُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا
یہی لوگ ہیں	وہ	جو مومن ہیں	سچے

لَهُمْ	دَرَجٰتٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
ان کے لیے	درجے ہیں	ان کے رب کے پاس

وَمَغْفِرَةٌ	وَّرِزْقٌ	كَرِيْمٌ ④
اور بخشش	اور رزق ہے	عزت والا

ایمان کوئی معمولی چیز نہیں ہے ایمان کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور ایمان کے بغیر زندگی بسر کرنا دو مختلف طرح کے تجربات ہیں دو مختلف طرح کی کیفیات ہیں جو انسانوں پر گزرتی ہیں حقیقی ایمان انسان کو اندر باہر سے تبدیل کر دیتا ہے حقیقی ایمان انسان کے اندر ہل چل پیدا کر دیتا ہے۔

جن لوگوں کے اندر سچا ایمان داخل ہو جاتا ہے ان کی نگاہ بدل جاتی ہے وہ ہر چیز میں اللہ کی قدرت تلاش کرتے ہیں ان کے سننے کے انداز بدل جاتے ہیں انہیں جھوٹ اور لغو سے نفرت ہو جاتی ہے انہیں اللہ کا ذکر اندر سے تڑپا کہ رکھ دیتا ہے ان کے اندر عجب کیفیات پیدا ہو جاتیں ہیں ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں یقین کی ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں انہیں اپنے رب پر بھروسہ آجاتا ہے قرآن کی آیات سن کر ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے وہ عبادات کی پابندی کرتے ہیں وہ مخلوق کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں جو لوگ ایمان لا کر اپنے اندر باہر ایسی تبدیلی پیدا کرتے ہیں اللہ کی نگاہ میں وہی سچے مومن قرار پاتے ہیں بدلے میں ان کے لئے بلند درجات ہیں اور عزت والا عمدہ رزق ہے

ایمان تو انہیں کا سچا ہے جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں وہ ایسے ہی بیٹھے نہیں رہ جاتے وہ سنی ان سنی نہیں کر دیتے اللہ کا ذکر ان کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دیتا ہے لہذا وہ تبدیلی اس شکل میں سامنے آتی ہے کہ جو انہیں اللہ کا حکم ملتا ہے اس پر عمل کرنے لگتے ہیں اور جس چیز سے اللہ ان کو روکتا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں

اللہ کا ذکر سننے پر دلوں کا ڈر جانا ایمان والوں کی صفت

سفیان ثوری نے کہا: میں نے سدی کو کہتے ہوئے سنا: اس سے مراد وہ آدمی ہے جو ظلم یا نافرمانی کرنا چاہتا ہو تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر جاؤ تو اس کا دل ڈر جاتا ہے۔ (ابن کثیر: 2/274)

اللہ کی عظمت سے ان کے دل میں ایک کپکپی طاری ہو جاتی ہے

زجاج کہتے ہیں کہ جب اللہ کی عظمت اور اس کی قدرت کا اور اس چیز کا ذکر کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں، [زاد المسیر]

سدی کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو نافرمانی کا ارادہ کرتا ہے
پھر وہ اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہ سے کنارہ کشی اختیار کرلیتا ہے۔

[زاد المسیر]

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

دل کا ڈر جانا

دل میں رقت پیدا ہو جانا

اللہ کے ذکر کی عظمت

اگر قرآن پہاڑ پر اتارا جاتا

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو یقینا تو اسے اللہ کے ڈر سے
پست ہونے والا، ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا دیکھتا۔ اور یہ مثالیں ہیں،
ہم انھیں لوگوں کے لیےبیان کرتے ہیں، تاکہ وہ غور وفکر کریں
(الحشر:21)

اگر قرآن کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیتا جب قرآن انسان کی زندگی کا حصہ بنتا ہے تو اسکے اندر بھی عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

اسکے اندر ایک نرمی سکون اور وقار لے آتا ہے۔

اہل ایمان کو نصیحت کی گئی ہے

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ

جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لئے ایسا وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر سے اور جو حق نازل ہوا ہے، اس سے ان کے دل جھک جائیں ؟ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور (آج) ان میں سے اکثر فاسق ہیں (الحدید:16)

اگر پہاڑ جھک سکتے ہیں تو ایمان والوں کے دل کیوں نہیں جھکتے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر ایک طویل مدت گزری تو ان کے دل سخت ہو گے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں اہلِ کتاب کے ساتھ یہ ہوا تھا کہ عرصہ دراز تک کتاب کے ساتھ تعلق رکھنے کے بعد جب اس سے نصیحت لینا چھوڑ دی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

آج ہم مسلمانوں میں بھی دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ قرآن حفظ کر لیتے ہیں لیکن دل کے بہت سخت ہوتے ہیں دن رات قرآن پڑھ پڑھا رہے ہوتے ہیں لیکن دلوں کے اندر کوئی نرمی نہیں ہوتی اللہ کی خشیت نہیں ہوتی ہم سے مطلوب کیا ہے کہ قرآن سنتے وقت ہمارے دل میں اللہ کا ڈر پیدا ہو

قرآن سنتے وقت اللہ کی خشیت طاری ہونا

- -إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا

جب ان پر رحمان کی آیات پڑھی جاتی تھیں وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔ (مریم :58)

ہمیں اپنے آپ کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا قرآن سنتے وقت ہمارے اندر بھی یہ کیفیت پیدا ہوئی سوچیں اپنی پچھلی زندگی کے بارے میں کہ آج تک کتنی آیات نے آپ کو رولا دیا اور کتنی آیات نے آپ کو سجدے میں گرا دیا اور واقعی آپ کے دل کے اندر خشوع و خضوع پیدا ہوا یہ کتاب عام کتابوں کی طرح نہیں ہے یہ کوئی درسی کتاب نہیں ہے کہ جس کو پڑھ کر صرف ایک امتحان دے دیا جائے اور اس کے بعد کتاب بند کر کے رکھ دی جائے یہ تو دل پر اترا ہے محمدؐ کے اور اسے دل پر ہی لینے کی ضرورت ہے اور اس کو سن کر ہمارے اندر ایک رقت طاری ہو جانی چاہیئے

رقت طاری ہونا

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

اللہ نے سب سے اچھی بات نازل فرمائی، ایسی کتاب جو آپس میں ملتی جلتی ہے، (ایسی آیات) جو بار بار دھرائی جانے والی ہیں، اس سے ان لوگوں کی کھالوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی کھالیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، جس کے ساتھ وہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اسے کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔ (الزمر:23)

قرآن سنتے وقت آنسوؤں کا بہنا

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ

اور جب وہ سنتے ہیں جو رسولؐ کی طرف نازل کیا گیا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی ہوتی ہیں، اس وجہ سے کہ انھوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب ! ہم ایمان لے آئے، سو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے (المائدۃ:83)

یعنی ان کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہوئی تو قرآن پڑھ کر جس شخص میں تبدیلی پیدا نہیں ہوتی جس کے اخلاق نہیں بدلتے جس کے معاملات درست نہیں ہوتے تو پھر اس کے لئے قرآن پڑھا اور نہ پڑھا برابر ہو جاتا ہے وہ پھر اس عام کتاب کی طرح لیتا ہے جس کا اس کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہم میں سے ہر شخص کو اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کہاں پر ہیں؟ اور قرآن ہماری زندگی میں کتنی تبدیلی لاتا ہے۔

آپؐ کی کیفیت کیا ہوتی تھی جب وہ کسی سے قرآن سنتے تھے

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا، مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے کہا میں آپ کو پڑھ کے سناؤں؟ جبکہ وہ آپ پر ہی نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننے کا شوق رکھتا ہوں۔

کہتے ہیں چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی، جب میں فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا پر پہنچا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

[صحیح البخاری:5055]

کھجور کے تنے کا ذکر سے متاثر ہونا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے لیے کھجور کے ایک درخت یا تنے کے پاس کھڑے ہوتے ۔ پھر ایک انصاری عورت نے یا کسی صحابی نے کہا: یا رسول اللہ ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے ایک منبر تیار کر دیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو ۔

چنانچہ انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے۔ تو اس کھجور کے تنے سے بچے کے رونے کی طرح آواز آنے لگی۔ تو نبی ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ تو وہ اس بچے کی طرح ہچکیاں بھرنے لگا جیسے چپ کرایا جاتا ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ یہ تنا اس لیے رو رہا تھا کہ وہ اللہ کے اس ذکر کو سنا کرتا تھا جو اس کے قریب ہوتا تھا [صحيح البخاري:3584]

اگر ایک تنے کی حالت یہ ہوتی ہے تو ہماری حالت پھر کیا ہے وہ بہتر ہے یا ہم بہتر ہیں ؟ لیکن جن کے دل سخت ہو جائیں ان کے دل پر قرآن اثر نہیں کرتا۔

اللہ کے ذکر سے دل سخت ہونے والوں کی مذمت

فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

پس ان کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہیں،
یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں - (الزمر:22)

قرآن پڑھنے کے باوجود سنگ دل لوگ

معاذبن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عنقریب یہ قرآن کچھ لوگوں کے سینوں میں بوسیدہ ہو جائے گا جیسے کپڑا بوسیدہ ہو کر پھٹ کر گرجاتا ہے، وہ قرآن کو پڑھیں گے لیکن اس میں کوئی لطف اور لذت نہیں پائیں گے،

وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں پہنیں گے،

ان کا عمل طمع ولالچ کے لیے ہوگا لیکن اس میں اللہ کا خوف نہیں ہوگا ،

اگروہ عمل میں کوتاہی کریں گے تو کہیں گے کہ ہم عنقریب جنت تک پہنچ جائیں گے اور اگر وہ برے عمل کریں گے تو کہیں گے کہ ہمیں معاف کردیا جائے گا ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

[سنن الدارمی:3346]

<u>تم تین مواقع پر اپنے قلب کا جائزہ لو</u>

قرآن سننے کے وقت

ذکر کی مجلسوں میں

اور تنہائی کے اوقات میں

اگر تینوں موقعوں پر اپنے پہلو میں دل نہ پاؤ (یعنی ان چیزوں میں تمہارا دل نہ لگے اور دل اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو) تو اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمھیں ایک دل عطا فرمادے اس لیے کہ تمہارے پاس دل نہیں ہے

قرآن زندہ دل انسان کے لیے نصیحت

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ () لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا ....

وہ تو سراسر نصیحت اور واضح قرآن کے سوا کچھ نہیں ۔تاکہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو۔۔۔۔ (یس:70-69)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: **لوگوں کی تین قسمیں ہیں:**

1۔ ایک وہ شخص جس کا دل مرچکا ہے، یہ وہ شخص ہے کہ اس کا کوئی دل ہی نہیں ہے، اس آدمی کے حق میں آیت نصیحت نہیں بنتی۔

2۔ دوسراوہ شخص جس کا دل زندہ اور اہلیت رکھنے والا ہوتا ہے لیکن وہ تلاوت والی آیات کو کان لگا کر نہیں سنتا، جن کے ذریعہ اللہ ان نشانیوں کے بارے میں خبر دے رہے ہیں جو دکھائی دینے والی ہیں،

یا تو وہ آیات اس تک پہنچی نہیں یا یہ کہ اس تک پہنچی ہیں لیکن اس کا دل ان آیات سے ہٹ کر **کسی اور چیز میں مشغول تھا اور اس کا دل غیر حاضر ہے۔**

اسے بھی نصیحت حاصل نہیں ہوتی حالانکہ اس میں اہلیت ہے اور اس کا دل موجود ہے۔

3۔ تیسرا: وہ آدمی ہے جس کا دل بھی زندہ ہے اور وہ اہلیت بھی رکھتا ہے، جب اس پر آیات کی تلاوت کی جاتی ہے، تو وہ اپنا کان لگاتا ہے اور اپنے کانوں کو اس کی طرف ڈال دیتا ہے اور اپنے دل کو حاضر کرتا ہے اور جو کچھ وہ سن رہا ہے اس کے فہم کے علاوہ وہ اپنے دل کو کہیں اور مشغول نہیں کرتا،

اس کا دل بھی حاضر ہے اور یہ کان بھی لگائے ہوئے ہے۔ اس قسم کے لوگ وہ ہیں جو ان آیات سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جو تلاوت کی جاتی ہیں اور ان آیات سے بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں جو مشاہدے سے تعلق رکھتی ہیں جیسے آسمان، پہاڑ وغیرہ۔ [مدارج السالکین]

...وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا ...

جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے

دو معنی ہیں

1۔ تصدیق

تصدیق کو بڑھا دیتی ہیں

وہ اللہ کی باتوں کو سچ سمجھنے لگتا ہے

2۔ خشیت

خوف کو بڑھا دیتی ہیں

یعنی ایمان بڑھتا ہے تو ان کی خشیت بھی اتنی بڑھتی ہے

(النکت والعیون)

قرآن میں غور و فکر کرنے سے ایمان بڑھنا

جب ایمان بڑھتا ہے تو انسان کے اندر خشّیت بھی بڑھتی ہے

اوراس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان کو کان لگا کر سنتے ہیں اور اس میں غوروفکر کرنے کے لیے اپنے دلوں کو حاضر کرتے ہیں، تو اس صورت میں ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

کیونکہ تدبر دلوں کے اعمال میں سے ہے اور اس لیے بھی کہ تدبر ان کے لیے ایسا معنی واضح کردیتا ہے جس سے وہ پہلے ناواقف ہوتے ہیں،

یا جو کچھ وہ بھول چکے ہوتے ہیں انہیں وہ یاد آجاتا ہے،

یا یہ غوروفکر ان کے دلوں میں نیکی کی رغبت اور اپنے رب کی کرامت کا شوق پیدا کردیتا ہے ،

یا یہ تدبر اللہ کے عذابوں سے خوف یا اس کی نافرمانیوں سے باز آجانے کے عمل کو پیدا کردیتا ہے اور ان سب چیزوں سے ایمان بڑھ جاتا ہے۔

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

وہ اپنے رب پر توقع کرتے ہیں

دو معانی

پہلا: یہ کہ دنیا کی جن سختیوں کے بارے میں ان کو خوف لاحق ہوتا ہے، وہ ان کے بارے میں اللہ پر بھروسا کرتے ہیں،

دوسرا: اپنے وہ اعمال جن کے بارے میں وہ آخرت میں ثواب کی امید رکھتے ہیں، ان کے بارے میں وہ اللہ پر بھروسا کرتے ہیں۔

[النکت والعیون]

فائدوں کے حصول اور نقصانات سے بچنے کے لیے رب پر بھروسا کرنا

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

یعنی اپنے فائدوں کے حصول اور دینی اور دنیاوی نقصانات کو دور کرنے میں اپنے دلوں میں اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں اور انہیں پورا اعتماد اور یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کام ضرور کرے گا۔

[تفسیر السعدی]

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ

جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ مال و دولت ہم نے
انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

فرض اور نفل نماز کو، اس کے ظاہری اور باطنی اعمال، مثلاً دل کی حاضری، دل کے خشوع جو کہ نماز کی روح اور اس کا مغز ہے، کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔

یعنی وہ نفقات واجبہ مثلاً زکوۃ، کفارہ، بیویوں، اقارب اور غلاموں پر خرچ کرتے ہیں اور نفقات مستحبہ مثلاً بھلائی کے تمام راستوں میں صدقہ کرتے ہیں۔

[تفسیر السعدی]

دونوں صیغوں کو فعل مضارع میں لانے میں حکمت

"یقیمون" ۔۔۔اور"ینفقون "۔۔۔کے صیغوں میں دو فعل مضارع لائے گئے ہیں یہ اقامتِ نماز اور انفاق کے بار بار کرنے اور تجدید کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔

(ابن عاشور:9/260.)

أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

یہی سچے مومن ہیں

یقینی ایمان والے سچے مومن

شک سے پاک

وہ مومن ہیں جن کے ایمان میں کوئی شک نہیں جیساکہ منافقوں کے ایمان میں شک ہے۔

[زاد المسیر]

لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ

ان کے لئے ان کے رب کے ہاں

ہر ایک کے لئے الگ منزل ہے کیونکہ ہر ایک کے بلند منزلیں ہیں

ایمان کا درجہ فرق ہے

جنت میں یہ درجات بلندی اور اونچائی کے لحاظ سے الگ الگ ہیں

عطاء کہتے ہیں کہ وہ جنت کے درجات پر اپنے عمل کے اعتبار سے چڑھیں گے۔

[زاد المسیر]

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

وہ رزق ہے جو ان کے لیے جنت میں تیار کیا گیا ہے۔

[زاد المسیر]

اس آیت میں ایمان کی تفصیل

ایمان کے تین ارکان ہیں

جب تک یہ تینوں شرائط پوری نہ ہوں تو ایمان مکمل نہیں ہوتا

- **دل سے اعتقاد رکھنا**
  توکل اور ایمان کا اضافہ ہے
- **زبان سے اقرار کرنا**
  اللہ کا ذکر اور قرآن کی تلاوت ہے
- **اعضا سے عمل کرنا**
  جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ مال و دولت ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

ایمان

- **لغوی معنی**
  تصدیق اور اقرار کرنا
- **اصطلاحی معنی**
  دل میں عقیدہ رکھنا زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور اعضاء کے ساتھ عمل کرنا

مؤمِن

اسم فاعل

یہ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو ایمان کی صفت سے متصف ہو اور اس لئے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مناسب ہو گا کہ لغت میں مومن کا لفظ تین لغوی بنیادی معنوں کی طرف لوٹتا ہے

1۔ امن والا

یہ خوف کے بالمقابل ہے

ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمْ يَلْبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾

جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں الأنعام-82

2۔ تصدیق کرنا

تصدیق کرنا، جو کہ تکذیب کرنے کے بالمقابل ہے

- -وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ

اور تو ہرگز ہمارا اعتبار کرنے والا نہیں خواہ ہم سچے ہوں

3۔ امین

امانت دار ہونا خیانت کے برعکس ہے

اس میں انسان اللہ کے ساتھ خیانت نہیں برتتا بلکہ جو اسے حکم ملتا ہے وہ بجا لاتا ہے

ایمان کے ساتھ ساتھ اسلام کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے

حدیثِ جبریل سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام عبادات کے ساتھ مکمل ہوتا ہے

ایمان کے مختلف ارکان

اللہ پر ایمان ، رسولوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، کتابوں پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، تقدیر پر ایمان

انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے تو پھر جب وہ اس پر عمل کرتا ہے

تو ترقی کرتے کرتے ایمان کے مرتبے تک اور اعلیٰ مرتبے تک پہنچتا

ہے جس کے لئے یہ وعدہ کیا گیا کہ لَهُمْ دَرَجَاتٌ

یعنی جیسا جیسا اس کا عمل ہو گا ویسے ویسے اس کے درجات ہوں گے

جس درجے کا ایمان ہو گا اس درجے کا جنت میں درجہ دیا جائے گا

ایمان گھٹتا بڑھتا ہے

ایمان گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے کیونکہ یہاں پر آتا ہے

زَادَتْهُمْ إِيمَانًا

آیات کی تلاوت ان کا ایمان بڑھا دیتیں ہیں

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا- -

اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اس نے تم میں سے کس کو ایمان میں زیادہ کیا ؟ التوبۃ:125

علماء کا اجماع

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مختلف شہروں میں ایک ہزار سے زیادہ علماء سے ملا میں نے ان میں سے کسی ایک کو اس مسئلے میں اختلاف کرتے ہوئے نہیں پایا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے اور کمی ہوتی ہے۔

[شبکۃ الالوکۃ]

اللہ کی اطاعت سے ایمان بڑھتا ہے اور گناہوں سے گھٹتا ہے

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اہل السنہ کے اصولوں میں سے ہے کہ دین اور ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔

قول میں دل اور زبان سے اقرار کرنا۔

اور عمل میں دل، زبان اور جوارح سے عمل کرنا شامل ہے۔

اور ایمان اطاعت کرنے سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے۔

[العقیدۃ الواسطیۃ]

ایمان کی شاخیں

سب سے افضل

لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ

سب سے ادنی

شاخ کسی اذیت (دینے والی چیز) کو راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے

ایمان کے مختلف درجے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اور ہر ایک میں خیر موجود ہے۔

[صحیح مسلم:6945]

المؤمنُ القويُّ خيرٌ
وأحبُّ إلى اللهِ منَ
المؤمنِ الضَّعيفِ
وفي كلٍّ خيرٌ .

ایمان پرانا بھی ہو جاتا ہے

ایمان کی تجدید نہ ہوتی رہے تو دل پر سیاہ نکتہ آجاتا ہے اور پھر سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور انسان کے لئے زندگی میں کوئی رونق نہیں رہتی تو اس لئے بہت ضروری ہے کہ انسان اپنے ایمان کو قوی کرنے کی کوششیں کرتا رہے

صحابہ ایمان کی کمی کا خوف اپنے اندر رکھتے تھے کہ کہیں ہمارے کسی عمل سے ہمارا ایمان کم نہ ہو جائے

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے تیس صحابہ سے ملا، ان میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر لگا ہوا تھا، ان میں سے کوئی یوں نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرائیل و میکائیل کے ایمان جیسا ہے۔

[البخاری، کتاب الایمان]

صحابہ کا اس فکر میں خود کو منافق سمجھنے لگ جانا

حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ ہمیں جنت اور جہنم کی یاد دلاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آنکھوں دیکھے ہو جاتے ہیں، جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بیویوں اور اولاد اور زمین کے معاملات وغیرہ میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو، ذکر میں مشغول ہوتے ہو، تو فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے راستوں میں بھی۔ لیکن اے حنظلہ وقت وقت کی بات ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا۔

[صحیح مسلم:7142]

ایمان کی اہمیت و فضیلت

سب سے افضل عمل ہے

مومن اور غیر مومن برابر نہیں

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

تو کیا وہ شخص جو مومن ہو وہ اس کی طرح ہے جو نافرمان ہو؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ (السجدة: 18)

سیدھے راستے کی طرف ہدایت ملنا

وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اور بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے یقینا سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔(الحج:54)

روشنی ملنا

اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ...

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔ (البقرۃ:257)

حیات طیبہ ملنا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جو شخص بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ان کے بہترین اعمال کے مطابق انہیں ان کا اجر عطا کریں گے۔

(النحل:97)

دنیا و آخرت میں ثابت قدمی ملنا

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

جو لوگ ایمان لائے انہیں اللہ قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔ (إبراهيم:27)

اللہ کا ساتھ ملنا

وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ

اور یقینا اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے

(الانفال:19)

اللہ کا فضل ملنا

وَاللّٰہُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اور بلاشبہ یقینا اس نے تمھیں معاف کر دیا

اور اللہ مومنوں پر بڑے فضل والا ہے۔

(آل عمران:152)

بندوں کی محبت ملنا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا

یقینا جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کر رہے ہیں، اللہ

ان کے لئے (لوگوں کے دلوں میں) ضرور محبت پیدا کر دے گا

(مریم:96)

دنیا و آخرت میں خوش خبریاں ملنا

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ...

جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے، ان کے لئے دنیا میں بھی خوشخبری

ہے اور آخرت میں بھی۔ (یونس: 63-64)

مصائب سے نجات ملنا

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ

پھر ہم اپنے رسولوں کو نجات دیتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لائے، اسی طرح ہم پر حق ہے کہ ہم مومنوں کو نجات بخشیں۔

(یونس:103)

شیاطین سے حفاظت ملنا

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

اس(شیطان) کا ان لوگوں پر کوئی بس نہیں چلتا جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

(النحل:99)

ایمان کی بدولت اچھائی و برائی کی پہچان ہونا

ایمان کی بدولت گناہوں کی بخشش ملنا

ایمان کی بدولت ہی جنت میں داخلہ ملنا

جنت میں صرف ایمان والوں کا ہی داخل ہو سکیں گے

...وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا...

جب اللہ کی آیات انہیں سنائی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے

قرآن کی آیات انسان کے ایمان میں اضافے کا سبب بنتیں ہیں اگر انسان کے اندر نرمی ہو ، انسان کے اندر سننے کا جذبہ ہو، افسوس یہ کہ اب ہماری زندگیوں میں پہلے سے کہیں زیادہ دھیان بٹ گیا ہے۔اس لئے قرآن دل پر اثر نہیں کرتا ، دل کہیں اور ہی مگن ہیں کہیں اور ہی کی فکریں ہیں ۔

ایمان کو بڑھانے والے اسباب

1۔ اللہ کی معرفت

علم سے اللہ کی پہچان حاصل ہونا

اللہ کے بارے میں جتنی پہچان ہوگی اتنا ہی ایمان بڑھے گا

اللہ تعالی کی اس کے ناموں کے ساتھ معرفت ایمان میں اضافے کا باعث ہے۔

اللہ کے بارے میں جتنی پہچان ہوگی اتنا ہی ایمان بڑھے گا یعنی یہ معرفت ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور اس معرفت کے لئے اللہ کے ناموں کو جاننا ، پڑھنا اور اللہ کی توحیدِ ربوبیت توحیدِ الوہیت توحیدِ اسماء و صفات کو جاننا یہ بہت ضروری ہے

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: جو اللہ کے ناموں کو معلوم کر کے، ان کے معانی کو سمجھ کر ان پر ایمان لائے تو اس کا ایمان اس آدمی کی نسبت زیادہ کامل ہو گا جو ان ناموں کو نہیں پہچانتا، بلکہ وہ مجمل طریقے پر صرف ان پر ایمان رکھتا ہے ۔(یعنی اس کو صرف یہ پتا ہے کہ یہ بس نام ہیں)۔

حقیقت میں اس کے اندر وہ تبدیلی نہیں آتی جو آنی چاہیئے

2۔ اخلاص

یعنی ایمان کب بڑھتا ہے جب انسان ہر کام اللہ کی خاطر کرتا ہے

3۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

اللہ کی محبت ملنا

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ (ال عمران: 31)

4۔ کائنات میں غور و فکر

کونی آیات اللہ پر ایمان کو بڑھانے کا سبب

اللہ کی تکوینی آیات یعنی آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور ستاروں اور رات اور دن اور پہاڑ اور درخت اور سمندروں اور نہروں اور اس کے علاوہ اللہ کی دیگر مخلوقات میں غوروفکر کرنا ایمان کو بڑھانے اور اس کو قوی کرنے کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ [شبکۃ الالوکۃ]

5۔ قرآن سے گہرا تعلق

قرآن سے ایمان میں اضافہ ہونا

جندب بن عبداللہ اور ابن عمر وغیرہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایمان سیکھا پھر ہم نے قرآن سیکھا جس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔

[الإیمان لابن التیمیة]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس میں یہ تین باتیں پائی جاتی ہوں اللہ اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے (1)۔ عالم کی صحبت اختیار کرنا، (2)۔ قرآن کی تلاوت کرنا (3)۔ اور روزے رکھنا

[بہجة المجالس وأنس المجالس، المؤلف: ابن عبد البر]

شیخ سعدی کہتے ہیں:

"وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا "

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی آیات کو حضور قلب کے ساتھ غور سے سنتے ہیں تاکہ وہ اس میں غوروفکر کریں جس سے ان کے ایمان میں اضافہ ہو کیونکہ تدبر، دل کے اعمال میں سے ہے،

نیز ان کے لیے وہ معنی بھی واضح ہو جاتے ہیں جن سے وہ لاعلم ہوتے ہیں،

اور ان کو ان امور کی یاددہانی ہوجاتی ہے جن کو وہ فراموش کر چکے ہیں،

یا ان کے دلوں میں نیکیوں کی رغبت پیدا ہوجاتی ہے،

اور اپنے رب کے اکرام و تکریم کے حصول کا شوق پیدا ہوجاتا ہے،

یا ان کے دلوں میں عذاب سے خوف اور نافرمانی سے ڈر پیدا ہوجاتا ہے،

اور ان تمام امور سے ایمان بڑھتا ہے۔ [تفسیر السعدی]

قرآن میں تدبر کرنا

قرآن میں تدبر سے انسان دوسروں کی بات بھی آسانی سے سمجھ جاتا ہے، جو شخص اللہ کے کلام میں غور کرتا ہے اس کو پہچان لیتا ہے اس کی قدرت کو پہچان لیتا ہے اور وہ مومنوں پر اس کی عظیم مہربانی کو پہچان لیتا ہے اور اللہ نے جو عبادت اس پر فرض کی ہے اس کو جان لیتا ہے اور اس کو اپنے اوپر فرض قرار دیتا ہے پھر ان باتوں سے بھی بچتا ہے جس سے ان کے مالک نے ان کو روکا ہے اور ان کاموں میں رغبت کرتا ہے جس کی اللہ نے ترغیب دی ہے جب یہ کام انسان کرنے لگتا ہے تو خود بخود دل میں اللہ کی محبت آجاتی ہے

قرآن عمل کے لئے سیکھے، خاموشی کے ساتھ سنے اور غور کرے قرآن جب پڑھے تو سوچے میں اللہ کا کلام پڑھ رہا ہوں اور جب سچے لوگوں کا ذکر آئے تو دعا مانگے کہ اللہ ہمیں بھی ان میں شامل کر دے اور جب جھوٹے اور جھوٹ بولنے والوں کا ذکر آئے تو اس وقت انسان کا رویہ کیا ہو کہ وہ اللہ کے اس خطاب کو ذہن میں رکھے اور اپنے ساتھ عہد کرے کہ میں ایسا عمل نہیں کروں گا

قرآن کی بدولت اللہ کا قرب ملنا

قرآن کی بدولت اللہ کی محبت ملنا

اللہ کی رحمت ملنا

6۔ نیک اعمال کی حرص

نیک اعمال ایمان میں اضافے کا باعث

فرائض و نوافل کی ادائیگی بہتر ہونے لگتی ہے

زندگی میں دیگر تبدیلیاں آتیں ہیں

پاکیزگی سے محبت ہونے لگتی ہے

سادگی اختیار کرتا ہے

لوگوں کی اچھائیوں کو یاد رکھتا ہے

کم گفتگو کرتا ہے

مشکلات میں صبر کرتا ہے

اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے

پڑوسی کا خیال رکھتا ہے

جھوٹ چھوڑ دیتا ہے

کچھ کام ایسے ہیں کہ جو انسان کے ایمان کو گھٹا دیتے ہیں

- غفلت
- دنیا میں مگن ہونا
- دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا

یعنی مال کی محبت میں اضافہ ہونا اس کی وجہ سے دین کے کاموں میں غفلت برتنا

- ذکر سے روگردانی کرنا
- گناہ و نافرمانی سے ایمان کم ہونا

- چوری ، زنا او شراب نوشی
- فضول کاموں میں مشغول ہونا
- خواہش پرست لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا

یہ ساری چیزیں انسان کے اعمال میں کمی پیدا کر دیتی ہیں

دعا

ایمان سے مزین ہونے کی دعا کرنا

دعا

ایمان سے مزین ہونے کی دعا کرنا

کرنے کے کام

- اپنے ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے
- قرآن سے پڑھنے، سمجھنے غور و فکر کرنے کا تعلق قائم رکھیں
- قرآن کے ساتھ دن اور رات کی گھڑیوں میں قیام کریں
- قرآن میں تدبر کریں
- قرآن کے ذریعے اپنے اخلاق کو درست کریں
- خواہشات کے پیچھے نہ چلیں
- اور جہاں اللہ قرآن میں کوئی نصیحت کریں، کوئی کرنے کا کام ہو تو اس کے اوپر ہم عمل کر لیں
- اور رمضان تو ہے ہی شہر ذکر، شہر قرآن، شہر صدقہ لہذا صدقہ جاریہ کے کاموں میں خوب حصہ لیں

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے
آمین